عرب جمہوریہ مصر — 8 ذوالحجہ ۱۴۴5ھ

وزارت اوقاف — 14 جون ۲۰۲4ء

حجۃ الوداع کے خطبے کی روشنی میں جان ومال اور عزت وآبرو کی حرمت

بلاشک وشبہ "حجۃ الوداع" کا خطبہ تاریخِ انسانیت کا ایک نہایت عظیم خطبہ ہے، جس وقت نبیِ پاک ﷺ عرفہ کے دن صحابہ کرام کے مجمعِ عام میں ایک جامع اور مؤثر ترین خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جس میں نہ صرف "جوامع الکلم" کے معجزے کی خوبیاں اور فصاحت وبلاغت کی اعلی نشانیاں موجود تھیں بلکہ یہ حقوقِ انسانی کا وہ پہلا منشور بھی تھا، جس میں وہ عظیم اقدار موجود تھیں جو کرامتِ انسانی کی محافظ اور پر امن بقائے باہمی کی بنائے اولین تھیں۔

سب سے پہلا سبق جو ہم حجۃ الوداع کے خطبے سے حاصل کرتے ہیں وہ لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حرمت کی ضمانت ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس دن کی حرمت وتقدس ہے۔ اس عظیم مقام پر نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کو نہ صرف اس جانب توجہ دلائی، بلکہ ان کے ذہنوں میں لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حرمت کی عظمت کو خوب راسخ فرمادیا۔ لہذا تمام جانیں قابلِ احترام، سب کی عزتیں قابلِ تعظیم اور سب کے اموال لائقِ حفاظت ہیں! اس طرح ایک مستحکم اور مہذب معاشرہ قائم ہوتا ہے، جس میں محبت کی پر لطف فضا سے دل خوش، سب کی عزتیں اور حرمتیں اپنی جگہ محفوظ اور ہر ایک کو اس کا حق مل رہا ہو۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

ہمارے مقدس مذہب نے کسی جان کو ناحق قتل کرنے کی پرزور طریقے سے مذمت کی ہے، اس بات سے قطع نظر کہ اس بے گناہ جان کا تعلق کس مذہب یا کس رنگ و نسل سے ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ "اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے بجز حق (شرعی) کے، یہی وہ (امور) ہیں جن کا اس نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔"[انعام:۱۵۱] ارشادِ باری تعالی ہے:" مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا""جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔"[مائدہ:۳۲] ارشادِ باری تعالی ہے:" وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ""اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا کے لیے مدتوں اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضبناک ہو گا اور اس کے لیے زبردست عذاب تیار کرے گا۔"[نساء:۹۳] ارشادِ نبوی ﷺ ہے: مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے (اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے، جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دروازہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مومن کا ناحق قتل ساری دنیا کے زوال اور تباہی سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اسلام نے جس طرح کسی جان پر ظلم کرنا حرام کر دیا، ٹھیک اسی طرح ظلم و زیادتی کی تمام تر صورتوں میں سے کسی بھی صورت کے ذریعے دوسروں کے مالوں پر ناحق قبضہ کرنے کو بھی حرام قرار دیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تَكُوْنَ ۔ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ""اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کے مال میں ناحق

طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ اس کے باکمال رضامندی سے کوئی تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔"[نساء:۲۹] ارشادِ نبوی ﷺ ہے: اگر کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گردن میں ڈالا جائے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق دخل انداز ہوتے ہیں۔ قیامت کے روز ایسے لوگوں کیلئے جہنم کی آگ ہے۔

لوگوں کا مال ناحق قبضہ کرنے کے ضمن میں وہ سب کچھ شامل ہے جو ناجائز طریقے سے، دھوکہ دہی سے، جبر و استحصال اور ذخیرہ اندوزی کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: جو گوشت بھی حرام سے پروان چڑھے گا، آگ ہی اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: جو شخص مسلمانوں کے نرخ میں دخل اندازی کرتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسے جہنم کے بڑے حصے میں بٹھائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔ مال کی حرمت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے اور اس پر ناحق قبضہ کرنے کا گناہ زیادہ شدت اختیار کرلیتا ہے اگر وہ عوامی مال ہو جس سے وسیع پیمانے پر تمام لوگوں کے حقوق وابستہ ہوں!

برادرانِ اسلام!

دینِ اسلام نے لوگوں کی عزتوں پر حملہ کرنے یا اسے کسی بھی طریقے سے پامال کرنے کو حرام قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے:"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا""اور تم زنا (بدکاری) کے قریب بھی مت جانا بے شک یہ بے حیائی کا کام ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔" [اسراء۳۲] ارشادِ باری تعالی ہے:"وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا""اور جو شخص خطا کرے یا گناہ کرے پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے تو اس نے ایک بہتان لگایا اور گناہ کمایا۔"[نساء:۱۱۲] ارشاد باری تعالی ہے:" وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ

اَنْفُسُهُمْ فَشَهٰدَةُ اَحَدِہِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ""اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے۔"[نور:٦]

اس عظیم خطبے نے بہت سے اخلاقی اصول اور انسانی قدروں کا نصاب قائم کر دیا ہے۔ اس میں جان ومال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ یہ تمام احکامات ہمارے سچے دین کی عظمت کی تصدیق کرتے ہیں اور اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ بس یہی مذہب اپنے تمام تر رعنائیوں کے ساتھ پوری انسانیت کا مذہب ہونے کے لائق ہے!!

اے اللہ عزو جل ہمیں بہترین اخلاق و اقدار کی توفیق عطا فرما! اور ہمارے ملکِ عزیز مصر کی حفاظت فرما اور اس کے علم کو ساری دنیا میں بلندی عطا فرما!